3- غزوہ تبوک

حل مشقی سوالات

سوال 1: تفصیلی جواب لکھیں۔

(ا) غزوۂ تبوک کیوں پیش آیا ہے؟

جواب: فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کا رعب و دبدبہ پورے عرب پر بیٹھ چکا تھا۔ لوگ گروہ در گروہ اسلام قبول کر رہے تھے۔ ارد گرد کی ریاستیں جن کے فرماں رواؤں کو نبی اکرم ﷺ پہلے ہی خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دے چکے تھے وہ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوفزدہ تھے۔

(۱) جنگ موتہ: غزوہ تبوک کا بنیادی سبب جنگ موتہ تھی۔ حضور ﷺ نے صلح حدیبیہ کے بعد شام کے سرحدی علاقوں کے حاکم شرجیل بن عمرو کو ایک دعوتی خط لکھا اور حارث بن عمیر کو یہ خط دے کر شرجیل کی طرف روانہ کیا۔

(۲) حارث بن عمیرؓ کا قتل: شیرجیل نے نا صرف آپ ﷺ کے دعوتی خط کو رد کیا بلکہ حارث بن عمیرؓ کو قتل کرا دیا، گویا کہ یہ علی الاعلان جنگ تھا۔

(۳) حارث بن عمیرؓ کے قتل کا بدلہ: حارث بن عمیرؓ کا بدلہ لینے کے لیے حضور ﷺ نے تین ہزار کا لشکر شام کی طرف روانہ کیا جن میں حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفر بن طیارؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو بالترتیب سپہ سالار منتخب فرمایا۔

(ب) غزوہ تبوک کے موقع پر صحابہ کرامؓ نے کس طرح مالی مدد کی؟

جواب: حضور ﷺ نے جب صحابہ کرامؓ کو مالی امداد دینے کا حکم دیا تو صحابہ

کرامؓ نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ایسی مثالیں قائم کیں جن کو قیامت تک یاد رکھا جائے گا۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ کا خیال تھا کہ وہ اس دفعہ ضرور حضرت ابو بکرؓ سے بڑھ جائیں گے چنانچہ انہوں نے اپنے گھر کا آدھا سامان پیش کر دیا۔ لیکن حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنے گھر کی کل پونجی لے آئے تھے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ "ابو بکر بیوی بچوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟" انہوں نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا نام ہی کافی ہے" حضرت عثمان غنیؓ نے نو سو گھوڑے، ایک ہزار دینار اور دو سو اوقیہ چاندی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔ دیگر صحابہ کرامؓ نے بھی دل کھول کر مالی امداد کی، اور اپنی استطاعت سے بڑھ کر جہاد کی تیاری میں حصہ لیا۔

(ج) مدینہ منورہ سے تبوک کا سفر کیسا تھا؟

جواب: سن 9 ہجری میں نبی اکرم ﷺ کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرامؓ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کی زندگی میں مسلمان مجاہدین کی یہ سب سے بڑی تعداد تھی۔ ان میں دس ہزار سوار تھے۔ سواریوں کی کمی کی وجہ سے صحابہ کرامؓ باری باری سواری کرتے تھے۔ اٹھارہ آدمیوں کے لیے ایک اونٹ تھا اکثر صحابہ کرامؓ نے یہ طویل سفر پیدل ہی طے کیا۔ مسلمانوں نے پانچ سو میل کا یہ فاصلہ انتہائی استقامت صبر، حوصلے اور جواں مردی سے طے کیا۔ سفر کی تمام تر تکلیف کو عزم اور ہمت سے برداشت کیا۔ سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے جیش العسرۃ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔ اس لشکر کی حالت یہ تھی کہ اوسطاً 18 افراد کے لیے سواری میسر تھی۔ کھانے پینے کا سامان اس حد تک کم تھا کہ بہت سی جگہوں پر درختوں کے پتے کھانے پڑے۔ اس کے باوجود یہ لشکر اسلام روم کی سلطنت سے مقابلہ کرنے کے لیے پہنچ گیا۔

(د) رومی فوج مقابلے میں کیوں نہ آئی؟

جواب: آپ ﷺ تبوک پہنچ کر بیس روز تک دشمن کے منتظر رہے لیکن مسلمانوں کی جرات مندانہ پیش قدمی کے نتیجے میں رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس قیام کے دوران ایلہ کے عیسائی سردار یوحنا نے اطاعت قبول کی اور جزیہ دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ بعض اور عیسائی سردار بھی حاضر خدمت ہوئے اور جزیہ دینے کے وعدے پر انہیں امان دی گئی۔

آنحضرت ﷺ کے بیس دن تک سرحد پر قیام سے رومیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور انہوں نے بغیر لڑائی کے آپ ﷺ کی اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد اسلامی لشکر مدینہ منورہ واپسی کے لیے روانہ ہوا۔ جب اسلامی فوج کی مدینہ منورہ میں واپسی کی خبر پہنچی تو عورتوں، بچوں اور بچیوں نے آپ ﷺ کا والہانہ استقبال کیا۔

(ہ) غزوہ تبوک کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: غزوہ تبوک میں اگرچہ عملاً مسلمانوں کی عیسائیوں سے جنگ نہ ہوئی لیکن اس کے باوجود یہ بہت آزمائش کی گھڑی تھی۔ قرآن حکیم نے سورہ توبہ میں اسے "ساعۃ عسرۃ" کہا ہے یعنی مشکل ترین گھڑی۔

Freebooks.pk

اسلامی تاریخ میں اس کے درج ذیل اثرات مرتب ہوئے۔
-1 مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوگئے۔
-2 رومیوں اور شامیوں کے حوصلے پست ہو گئے۔
-3 گردونواح کی عیسائی آبادیوں پر مسلمانوں کا رعب و دبدبہ بڑھ گیا۔
-4 بہت سے سرحدی قبائل نے جزیہ دے کر مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی۔
-5 اسلامی سلطنت کی سرحدیں مزید پھیل گئیں۔ کئی قبائل اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر کے مسلمان ہو گئے۔

سوال 2: مختصر جواب دیں

(ا) رومی فوجیں کس ملک کی سرحد پر جمع ہونا شروع ہوئیں؟

جواب: رومی فوجیں شام کی سرحد پر جمع ہونا شروع ہوئیں۔

(ب) ہرقل نے کتنے افراد کا لشکر تیار کیا؟

جواب: ہرقل نے چالیس ہزار کا لشکر تیار کیا۔

(ج) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے کیا پیش کیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے اپنے گھر کا سارا سامان لاکر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

(د) بعض صحابہ کرامؓ کی آنکھوں سے آنسو کیوں نکل پڑے؟

جواب: بعض صحابہ کرامؓ کی آنکھوں سے آنسو اس لیے نکلے کہ آپ ﷺ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے انہیں مدینہ منورہ ٹھہرنے کا حکم دیا، خلوص جذبات اور جہاد پر نہ جا سکنے کی حسرت میں ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

(ہ) جیش العسرۃ کا مطلب ہے؟

جواب: جیش العسرۃ کا معنی ہے "تنگی کا لشکر" غزوہ تبوک کو سامان کی کمی اور سفر کی تنگی کی وجہ سے جیش العسرۃ بھی کہا جاتا ہے۔

سوال 3: خالی جگہ پُر کریں۔

(ا) حضرت عمرؓ نے اپنے گھر کا **آدھا** سامان پیش کیا۔
(ب) صحابہ کرامؓ نے تبوک کا طویل سفر **پیدل** طے کیا۔
(ج) بہت سے سرحدی قبائل نے **جزیہ** دے کر مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی۔
(د) غزوۂ تبوک میں سوار مجاہدین کی تعداد **دس ہزار** تھی۔
(ہ) مسلمانوں نے **پانچ سو** میل کا فاصلہ انتہائی استقامت اور صبر سے طے کیا۔

سوال 4: درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

(ا) مسلمانوں نے تبوک کے مقام پر قیام کیا:
(ا) پندرہ دن **(ب)** بیس دن (ج) پچیس دن (د) پچاس دن

(ب) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غزوہ تبوک میں پیش کیا:
(ا) سارا سامان (ب) آدھا سامان (ج) نو سو اونٹ (د) کچھ سامان

(ج) اسلامی لشکر کی جہاد پر روانگی کے وقت بعض صحابہؓ کے آنسو نکل پڑے:
(ا) خوشی میں (ب) تکلیف میں **(ج)** حسرت میں (د) درد سے

ebooks.pk

(د) غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکر کی تعداد تھی:

(ا) دس ہزار (ب) بیس ہزار (ج) تیس ہزار (د) چالیس ہزار

(ہ) تبوک نام ہے:

(ا) جگہ کا (ب) شخص کا (ج) شہر کا (د) دریا کا

Freebooks.pk